نمبر ۱۰۱ | مورخہ ۱۶ ر ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ ر فروری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۹۔ فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے:

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کو بخار سے اب آرام ہے:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸۔ فروری محلہ دار البرکات میں مسجد کی۔ اور ایک غریب مہاجر سلطان احمد صاحب کے مکان کی۔ اور محلہ دار الفضل میں حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ کے مکان کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھی۔ اور دعا فرمائی:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پوتا عزیز عبد الواسع چند دنوں سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کسطرح پڑھنا چاہیئے

(فرمودہ ۲۱ ر فروری ۱۹۰۷ء)

فرمایا "قرآن شریف تدبر و تفکر۔ اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ رُبَّ قارٍ یلعنہ القراٰن یعنے بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو۔ تو وہاں خدا تعالےٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو۔ تو وہاں خدا تعالےٰ کے عذاب سے خدا تعالےٰ کے آگے پناہ کی درخواست کیجائے۔ اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کیا جائے"۔ (الحکم ۱۰ ر مارچ ۱۹۰۷ء)

شرمناک فریب کاری اور دھوکہ دہی

"زمیندار" اور "احسان" میں جلال دین کوہاٹی کے نام سے جعلی مضامین کی اشاعت

گزشتہ ماہ جنوری میں اخبار "احسان" اور "زمیندار" نے جلال الدین کوہاٹی کے ارتداد کی خبر شائع کرتے ہوئے اس کی طرف سے کھلی چٹھیاں بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام جعلی عنوانات سے شائع کی تھیں۔ اب پھر "احسان" ۱۷- فروری ۱۹۳۵ء کے آخری صفحہ پر۔ اور اخبار "زمیندار" ۱۹- فروری ۱۹۳۵ء کے صفحہ اول پر بعنوان "میں نے مرزائیت سے کیوں توبہ کی"۔ "اپنے سابق پیر میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نام کھلی چٹھی" "از جلال الدین سابق خطیب مسجد احمدیہ کوہاٹ" شائع کی گئی ہے۔ مگر ان تمام بلند بانگ دعاوی اور جعلی عنوانات کے ماتحت شائع ہونے والی تحریرات کی حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ فرضی اور جعلی ہیں۔ ان کا ایک لفظ بھی جلال دین کا لکھا ہوا نہیں:

یہ سب کارروائی ایک "دلچسپ" آدمی ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کر رہا ہے۔ یہ شخص احمدیت کی مخالفت میں شرمناک سے شرمناک حرکت کا ارتکاب جائز سمجھتا ہے جس کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ خود مضامین لکھ کر جلال الدین کوہاٹی کے نام سے اخبارات میں شائع کرا رہا ہے۔ جلال الدین کو ان کی اشاعت سے قبل ان کا علم تک نہ تھا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تحریر جلال الدین کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہمیں موصول ہوئی ہے۔ جو یہ ہے:

"آج اخبار "احسان" لاہور مورخہ ۱۷- فروری ۱۹۳۵ء میں جو کھلی چٹھی بنام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میرے نام سے شائع ہوئی ہے۔ وہ میں نے نہیں لکھی۔ اور نہ اس میں میرا کوئی ایما ہے۔ اور اسی طرح سے اس سے قبل بھی جو مضامین میرے نام سے اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ بھی میری طرف سے نہیں تھے۔ اور نہ ان میں میرا کوئی ایما تھا۔ محمد جلال الدین کوہاٹی بقلم خود ۱۶/۲/۳۵"

یہ تحریر پڑھکر انصاف پسند اصحاب غور کریں۔ کہ یہ اخبارات جو احمدیت کے خلاف اس قدر جھوٹ اور مکر و فریب سے کام لے رہے ہیں۔ انہیں حق و صداقت سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے:

تاروا علاقہ بنگال میں عظیم الشان مناظرہ

تیرہ اصحاب داخل احمدیت ہوئے

۹- فروری ۱۹۳۵ء ہمارے موضع تاروا علاقہ بنگال میں غیر احمدیوں کے ساتھ مباحثہ مقرر ہوا تھا۔ طرفین کی طرف سے فروری چند شرائط قلم بند کر لی گئی تھیں۔ تاریخ مقررہ پر طرفین کے مناظر جلسہ گاہ میں پہونچ گئے۔ سامعین کی تعداد چھ سات ہزار کے قریب تھی۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب پنجابی اور مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی مناظر تھے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے بہت سے مولوی آئے ہوئے تھے۔ جب شرائط کے توڑنے کے لئے غیر احمدی مولویوں کا اصرار بہت بڑھ گیا۔ اور پولیس نے دیکھا۔ کہ غیر احمدی فساد کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو جلسہ بند کر دیا گیا:

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ۱۳- افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور لوگوں کے بیعت کرنے کی بھی امید ہے: خاکسار دیوان الدین احمد۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تاروا ضلع ٹپرہ:

ایک گریجوایٹ کارکن کی ضرورت

قادیان کے دفاتر میں ایک بی۔ اے پاس کی ضرورت ہے۔ جسے اپنی زندگی دینی خدمات میں گزارنے کا شوق ہو میرے ساتھ خط و کتابت کریں: ناظر اعلیٰ۔ قادیان:

"الفضل" کی روزانہ اشاعت اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور

جس دن سے "الفضل" کے روزانہ شائع ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ بکثرت ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں بڑے اشتیاق سے "الفضل" کی روزانہ اشاعت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ہم اس کے متعلق دیگر انتظامات مکمل کر چکے ہیں۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ باوجودیکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو "الفضل" کی روزانہ اشاعت کے متعلق درخواست دیئے کئی دن گزر چکے ہیں۔ تا حال انہوں نے اس کے متعلق ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ بات بالکل معمولی تھی۔ اور دوسرے مقامات میں یہ کام ایک آدھ دن میں سرانجام پا جاتا ہے۔ اس تعویق کی وجہ سے چونکہ جماعت کو سخت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ اور ہمارے کاروبار کو تجارتی لحاظ سے بھی بے حد نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے ہم اس طریق عمل کی طرف حکام بالا کو توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو اس بارے میں اختیار کیا گیا ہے

قانون کا یہ قطعاً منشا نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک معمولی سی بات کے لئے پبلک کے کاروبار کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور اس کی جائز ضروریات کو نظر انداز کر کے خواہ مخواہ مشکلات پیدا کی جائیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہمیں اور زیادہ نقصان نہ اٹھانا پڑے:

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا لاہور میں لیکچر

۲- مارچ کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر بزبان انگریزی لیکچر دینگے لیکچر کا موضوع "احمدیت کا پیغام" ہے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو احمدی احباب شریک ہونا چاہیں وہ کوشش کریں۔ کہ شریف الطبع سلیم الفطرت غیر احمدیوں کو ساتھ لائیں۔ جگہ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ ٹکٹ کی قیمت دو آنہ ہوگی۔ غیر احمدی معززین کو اعزازی ٹکٹ دئے جائیں گے۔

عبدالوہاب عمر بی۔ اے سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن - لاہور:

مفید ٹریکٹوں کا سلسلہ

مولوی ابوالفضل محمود صاحب محلہ دارالرحمت قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نثر و نظم کے اقتباسات چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ چونکہ غرض یہ ہے کہ بکثرت ان کی اشاعت کی جائے۔ اس لئے قیمت بہت کم رکھی ہے قیمت فی ٹریکٹ ایک پیسہ احباب منگا کر خود اشاعت کریں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی توہین کا ناپاک الزام

احراریوں کی حد سے بڑھی ہوئی فریب کاری اور دھوکہ دہی

چند دنوں سے یہ بات سننے میں آ رہی تھی۔ کہ بعض احراری اور خاص کر مولوی عطاء اللہ بخاری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مشہور کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے ایک حوالہ کی بناء پر لوگوں کو اس مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کی توہین کی ہے اگرچہ جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی عداوت اور دشمنی شرافت و دیانت کی تمام حدود کو پامال کر چکی ہے۔ ان کی افتراپردازیاں۔ اور کذب بیانیاں حد سے گزر چکی ہیں اور وہ ہر ناجائز سے ناجائز حرکت کا ارتکاب اپنے لئے مباح سمجھ چکے ہیں۔ تاہم یہ خیال میں نہیں آتا تھا۔ کہ وہ اتنی بڑی دروغگوئی۔ اور دھوکہ دہی کے علے الاعلان مرتکب ہو سکتے ہیں۔ اور اتنا بڑا جھوٹ پبلک میں پیش کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب ہمیں معلوم ہوا۔ کہ مولوی عطاء اللہ نے امرتسر کے ایک پبلک مجمع میں اسی افترا پردازی کو عوام کے سامنے پیش کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ اور کسی عبدالرحمٰن احمد پوری نے ۱۴ فروری کے "زمیندار" میں "روضۂ اطہر مرزا کی نگاہ میں" کے عنوان سے یہی بیہودہ سرائی کی۔ اور اس کے لئے "تحفۂ گولڑویہ" کا حوالہ دیا۔

اس سے چونکہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ احراری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت بے باکی سے انتہائی کذب بیانی اور دروغگوئی کرنے سے ذرا نہیں شرماتے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ ان کی اس تازہ افترا پردازی اور فریب کاری کا پردہ چاک کر دیا جائے تا ہر شریف اور حق پسند انسان پر واضح ہو جائے۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کے خلاف جو شرارتیں کر رہے ہیں۔ وہ ان کی اخلاقی اور روحانی موت کا کھلا ہوا ثبوت ہیں:۔

اخبار "زمیندار" کے مذکورہ بالا پرچہ میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اور جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کی تحقیر کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب کی قابل اعتراض زندگی اور لائقِ نفرت تعلیم پر جب کسی طالبِ حق نے نکتہ چینی کی۔ تو مرزا نے بے خوف ہو کر وہی اعتراض حضور سرورِ عالم صلواۃ اللہ علیہ وسلامہٗ کی ذاتِ گرامی صفات پر چسپاں کر کے اپنی صفائی پیش کی۔ یہ دل خراش داستان اس قدر عام ہے۔ کہ مرزا صاحب کی غالباً کوئی تصنیف اس سے خالی نہ ہو گی۔ آج "تحفہ گولڑویہ" کے حاشیہ پر مرزا کی ایک تحریر پڑھ کر دل پارہ پارہ اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ جسے نقل کرتے ہوئے ہاتھ میں لرزہ اور جگر میں سوز پیدا ہوتا ہے۔ نقلِ کفر کفر نباشد کی بناء پر عبارت بعینہٖ نقل کی جاتی ہے۔ تاکہ ان مسلمانوں کو عبرت حاصل ہو۔ جو علماء اسلام کے متفقہ فتوئے کفر کے خلاف مرزائیوں کو مسلمان کہنے کی جرأت کرتے ہیں"۔

ان الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ

۱ جب کسی "طالب حق" نے "مرزا صاحب کی قابل اعتراض زندگی۔ اور لائق نفرت تعلیم پر نکتہ چینی کی" تو آپ نے "وہی اعتراض حضور سرور عالم صلواۃ اللہ علیہ وسلامہٗ کی ذات گرامی صفات پر چسپاں کر کے اپنی صفائی پیش کی"۔

۲۔ اس کے ثبوت میں تحفہ گولڑویہ کی ایک تحریر کا ذکر کیا گیا ہے:۔

۳۔ اس تحریر کو روضۂ اطہر کی تحقیر و تذلیل کرنے والی قرار دے کر اتنا دل آزار اور اس قدر تکلیف دہ بتایا گیا۔ کہ اس کو پڑھ کر دل پارہ پارہ اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا!

اس تمہید کے بعد تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۲ سے حسب ذیل سطور پیش کی گئی ہیں:۔

"اور خدا تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بلا لیا"۔

ان سطور کے سیاق و سباق کے متعلق اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ لکھنے والے کی خیانت اور بددیانتی کی نذر ہو گیا۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں [illegible] کے لئے انہیں اس شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ تو بھی ان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اپنی طرف سے نہیں لکھے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پا کر زمین میں مدفون ہونے پر اس قدر زور دیا ہے۔ جس کی مثال گزشتہ تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے اناجیل کے حوالوں سے تاریخی شواہد سے۔ اور علمی و عقلی دلائل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پانا۔ اور زمین میں دفن ہونا ایسی وضاحت کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے۔ کہ اب حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے والوں میں جرأت ہی نہیں کہ سامنے کھڑے ہو سکیں۔ علاوہ ازیں آپ کے دعویٰ مسیح موعود کے بنیادی امور میں سے ایک وفات مسیح علیہ السلام بھی ہے۔ جب تک آپ خود وفات مسیح علیہ السلام کے قائل نہ ہوتے۔ اس وقت تک مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ ہی نہ کر سکتے تھے۔ ایسی صورت میں کوئی نادان سے نادان مخالف اور معاند بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ آپ نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہو۔ کہ "خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بلا لیا"۔ جب آپ اس بات کے قائل ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح کو خدا تعالےٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا جب آپ کے دعوے کے بنیادی اصول میں حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پانا داخل ہے۔ اور جب آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر زمین پر ثابت کر چکے ہیں تو پھر آپ یہ کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے یہ بات اپنے عقیدہ کے طور پر

نہیں لکھی۔ بلکہ ان لوگوں کے متعلق لکھی ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور اب تک بہشت میں اسی ہیئت میں انہیں رکھا ہوا ہے۔ جس میں آج سے انیس سو سال قبل دُنیا میں بھیجا تھا۔ اور جب یہ بالکل واضح اور صریح طور پر ظاہر ہے کہ اس فقرہ میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھانے والوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر میں جو کچھ لکھا ہے وُہ بھی انہی لوگوں کی مسلمہ باتیں ہیں:۔

لیکن قبل اس کے کہ ہم اس بات کا ثبوت پیش کریں۔ ضروری سمجھتے ہیں کہ معترض کی پیش کردہ عبارت سیاق وسباق سمیت درج کر دیں۔ تاکہ اصل حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۱۲ پر جو حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ وُہ یہ ہے:۔

"ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے۔ اور اتنی مدت تک زندہ رہنے۔ اور پھر دوبارہ اُترنے کی جو دی گئی ہے۔ اس کے ہر پہلو سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حدوحساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سو برس تک بھی عمر نہ پہونچی۔ مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن۔ اور تنگ۔ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بُلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قُرب کا مکان کس کو دیا۔ اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟"

ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر اپنی ذات کے متعلق کسی کی نکتہ چینی کا جواب نہیں دیا جیسا کہ معترض نے ظاہر کرنا چاہا ہے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے:۔

۲۔ ان الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کا قطعاً ذکر نہیں۔ جیسا کہ معترض نے بیان کیا ہے:۔

۳۔ ان سطور میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی رنگ میں توہین کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ بلکہ یہ سطور ان لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کے نہایت ہی خطرناک اور تباہ کُن گناہ سے بچانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جب دُشمنوں نے ان کو گرفتار کرنا چاہا تو خدا تعالےٰ نے انہیں آسمان پر اُٹھا لیا۔ لیکن ان کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کو دُشمنوں نے جب پکڑنا چاہا۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن۔ اور تنگ۔ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی:۔

ان حالات میں معترض کے ان الفاظ کا کہ "تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ پر مرزا کی ایک تحریر پڑھکر دل پارہ پارہ اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جسے نقل کرتے ہوئے ہاتھ میں لرزہ اور جگر میں سوز پیدا ہوتا ہے۔" صاف مطلب یہ ہے کہ وُہ اور اس کے ہمخیال اس لئے تلملا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں انہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے باطل عقیدہ پر قائم رہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت ہی خطرناک توہین کرنے سے باز رہنے کے لئے کہا۔ وُہ عیسائیوں کی زبان وقلم سے یہ تو بڑی خوشی سے سُن اور پڑھ سکتے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح اور ان کی والدہ محترمہ مس شیطانی سے پاک ہیں۔ اس لئے ان کا ثانی کوئی نہیں۔" وُہ بالفاظ عیسائیاں اس عقیدہ پر تو بڑی مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ کہ "مسیح کو صحیح وسالم مع جسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ گو حضرت نوح کے زدوکوب کئے جانے۔ حضرت زکریا کے آرے سے چیرے جانے۔ حضرت ایوب کے کیڑے پڑ جانے۔ حضرت آدم کے بہشت سے نکالے جانے۔ اور حضرت محمد پیغمبر اسلام کے چشم زخم پہونچنے۔ دانت شہید ہونے کے مقر ہیں۔" لیکن ایسی تحریر پڑھکر ان کا دل پارہ پارہ اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے جس میں انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حضرت مسیح موعود کو فضیلت دے کر آپ کی توہین کرنے سے باز رہنے کے لئے کہا جائے۔ اور وُہ تلبیس سے کام لے کر نہ صرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ عوام کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں پھر دعوٰے یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے متبع اور حقیقی قدر...

احراری مُسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں

منٹگمری میں ایک سیّد خاندان عیسائی ہو گیا

جب سے بیکار مُلّاؤں نے سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی۔ اور شوروشر شروع کیا ہے۔ ان کی عقلوں پر ایسے پردے پڑ گئے ہیں۔ کہ انہیں اپنے گھر کی ہوش بھی نہیں رہی۔ احمدیت کو تو انہوں نے کیا مٹانا ہے۔ خود ہی مٹتے جا رہے ہیں۔ اور اپنے مٹنے کے سامان اپنے ہاتھوں پیدا کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو تباہی سے بچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ لیکن سچائی کے دُشمنوں اور پیٹ کے بندوں نے وُہی راہ اختیار کی۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت یہودی علماء نے اختیار کی تھی۔

منٹگمری سے ہمارے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں جب احراری مولوی یہاں آئے۔ تو انہوں نے بڑے زور کے ساتھ مسلمانوں سے کہا۔ تم بے شک آریہ ہو جاؤ۔ یا عیسائی ہو جاؤ۔ مگر احمدی نہ ہونا۔ مولوی ظفر علی بھی یہی کہتے اور لکھتے رہتے ہیں۔ اب ان لوگوں کو مبارک ہو۔ کہ ان کے دل کی مراد بر آئی۔ اور خاص منٹگمری میں ایک شخص سیّد سعادت علی شاہ جو تعلیم یافتہ ہے۔ معہ بیوی بچوں کے عیسائی ہو گیا ہے۔ ۱۱ فروری عیسائیوں نے اس کا جلوس نکالا۔ اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ یہ ایک گھر کے چھ سات آدمی عیسائیت کی گود میں چلے گئے ہیں۔ مگر احراریوں کے پتھر دل پر ذرہ بھر بھی اثر نہیں ہوا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر احراریوں کو اسی طرح فتنہ پردازی کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا۔ اور وُہ اسلام کی واحد تبلیغی جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو دھوکہ۔ فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بہت سے مسلمان ارتداد اختیار کر کے عیسائیت یا آریہ دھرم اختیار کر لیں گے۔ اور اس کا سارا وبال احراریوں کی گردن پر ہوگا۔ دردمند مسلمانوں کو احراریوں کی عیسائی۔ اور آریہ نوازی کے خلاف پُرزور آواز اٹھانی چاہیئے:۔

یہودی انسائیکلوپیڈیا سے عبرت

(رقم زدہ حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب)

یورپ اور امریکہ کے اکثر یہودی بڑے دولتمند ہیں۔ ان ممالک کے بنکوں اور خزانوں پر اکثر ان کا قبضہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض سیاسی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ یورپ میں جسقدر جنگ ہوتے ہیں۔ ان کے بانی یہودی ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ جنگ کرنے والے لوگوں کو دونوں طرف سودی روپیہ سے امداد دیکر جنگ جاری رکھنے میں امداد کرتے ہیں۔ اس دولت کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان کے مخیر اصحاب اپنی قوم کے واسطے بڑے بڑے معبد اور شاندار دار العلوم اور عظیم الشان کتب خانے قائم کرتے رہتے ہیں۔ اور قومی ضرورت کے واسطے نئی کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا واقعہ ہے۔ امریکہ سے میرے پاس ایک اشتہار آیا۔ کہ وہاں کے یہودی علماء نے یہودی علم تاریخ وغیرہ پر ایک انسائیکلوپیڈیا بارہ جلد میں شائع کیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲۰ روپیہ ہے۔ عاجز کی تحریک پر یہ کتاب رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے فنڈ سے منگوائی گئی۔ اور اس میں سے بعض دلچسپ حصے ترجمہ کرکے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بعد نماز مغرب سنایا کرتا تھا۔ اس کتاب کو شائع ہوئے قریباً تیس سال ہوئے ہیں۔ اب امریکہ کے یہودی علماء نے ایک جلد میں ایک تازہ انسائیکلوپیڈیا یہودی علوم اور تاریخ وغیرہ پر مشتمل شائع کیا ہے۔ جو قادیان کی مرکزی لائبریری کے واسطے لنڈن سے منگوایا گیا ہے۔ یہ کتاب بڑی تقطیع کے قریباً سات سو صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ اور اس کے تصنیف کرنے پر ڈیڑھ سو علماء یہود نے اپنے مضامین سے امداد کی ہے۔ چیف مصنف یعقوب ڈے ہاس صاحب مشہور جرائد نویس اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔

میں نے سرسری نگاہ سے اس کتاب کی ورق گردانی کی۔ اور بعض مضامین کو بالاستیعاب بھی پڑھا ہے۔ یہودی تاریخ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ سے آج تک لگاتار مصائب۔ تباہیوں ذلتوں۔ جگہ جگہ سے اخراج اور دکھ درد کی کہانیوں سے لبریز ہے۔ یوروپ میں یہود عموماً سود پر روپیہ قرض دینے کا کام کرتے ہیں۔ لوگ ان سے قرض لیتے اور سود در سود کی رقوم کی زیادتی اور ناقابل ادائیگی سے تنگ آکر ان قرض خواہوں کے قتل کے درپے ہو جاتے ہیں۔ فلسطین سے نکالے جانے اور جلاوطن کئے جانے کے سبب جب یہود دوسرے ملکوں اور شہروں میں جا آباد ہوئے تو وہاں بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہوا۔ ۱۲۹۱ء میں یہود جزیرہ قبرص سے نکالے گئے۔ اور وہاں ان کے داخلہ کی ممانعت کا قانون آج تک رائج ہے۔ اسپین۔ فرانس۔ روس جرمنی۔ سوئٹزر لینڈ۔ اٹلی۔ رومانیا سے وہ بارہا نہایت ذلت اور رسوائی کے ساتھ نکالے گئے۔ اور کوئی حکومت ان کی یار اور مددگار نہ ہوئی۔

میں جب یہود کے ان مصائب کو پڑھتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ مجھے حضرت رسول پاک سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ فرمان یاد آتا ہے۔ کہ مسلمان بھی کسی وقت یہود بن جائیں گے۔ تو میرے دل پر ایک خوفناک غم وارد ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا بھی ان کی شامت اعمال سے یہی حال ہونے والا ہے۔ یہود کیوں اس قعر مذلت میں گرے۔ اس واسطے کہ انہوں نے خدا کے فرستادہ حضرت مسیح کا انکار کیا۔ اس سے ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اور اس کے قتل کے درپے ہوئے۔ اسی وقت سے ان پر غضب الٰہی وارد ہونا شروع ہوا۔ ہائے افسوس کہ آج ہمارے مسلمان بھائی بھی خدا کے مسیح اور اس کی جماعت کے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں۔ اور اپنے لئے انہی دکھوں اور ذلتوں کا سامان جمع کر رہے ہیں۔ جو یہود پر وارد ہوئیں۔

کاش کہ مسلمان اب بھی سمجھیں۔ اور اس ناپاک راہ کو چھوڑیں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں اختیار کر رکھی ہے۔ اگر انہیں اس زمانہ میں مسیح موعود کی آمد اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی سمجھ نہیں آئی۔ تب بھی شرط تقویٰ یہ تھی۔ کہ وہ کم از کم خاموشی اختیار کرتے۔ اور ناحق اور جھوٹ کے ساتھ احمدیوں کے درپئے آزار ہونا کسی صورت میں ان کے واسطے جائز نہ تھا۔ اور اگر وہ باز نہ آئیں گے۔ تو ان کا بھی بالآخر وہی حال ہوگا۔ جو قوم یہود کا ہوا۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کو دیکھتا ہے۔ نہ کہ نام کو۔ کوئی اپنے آپکو عیسائی کہے۔ موسائی کہے۔ مسلم کہے۔ یہ تو اب ظاہری نام ہیں۔ حقیقی طور پر خدا کے نزدیک عیسائی موسائی اور مسلم وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر چلکر حضرت عیسےٰؑ حضرت موسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کے تمام مرسلین پر ایمان لاتا ہے۔

نام کے لحاظ سے ہم بھی ہر ایک کلمہ گو کو مسلمان ہی کہتے بولتے اور لکھتے ہیں۔ ہمارے اخباروں اور رسالوں اور کتابوں میں جہاں

احراری احمدیوں کو واجب القتل قرار دے رہے ہیں

ہم متعدد بار حکومت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ احراری واعظ اور ان کے اخبار "احسان" اور "زمیندار" اپنے ہم عقیدہ جاہل مسلمانوں کو طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے احمدیوں کو قتل کرنے اور ان کی جان و اموال کو نقصان پہنچانے کے لئے اکساتے رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ کئی ایک مقامات میں احمدیوں پر سخت مظالم کئے جا رہے ہیں اور انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ حکومت متواتر اور مسلسل توجہ دلانے کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ اور اس خطرناک فتنہ انگیزی کے عواقب پر اس کی نگاہ نہیں پڑتی۔ حکام کی اس تغافل شعاری کا اثر یہ ہو رہا ہے۔ کہ یہ احراری شرارت میں زیادہ بے باک ہوتے جا رہے ہیں۔ "زمیندار" نے اپنے ۵ اور ۶ فروری کے پرچوں میں کھلم کھلا احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مرزائیوں کو شکر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیدا نہیں ہوئے۔ ورنہ جس طرح انہوں نے ان تمام نہاد مسلمانوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا تھا جنہوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ اسی طرح وہ مرزائیوں کا بھی صفایا کر دیتے۔" (۵ رفروری)

پھر لکھا ہے:۔

"اگر آج مسلمانوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہوتے۔ تو استیصال قادیانیت کے لئے شمشیر آبدار کو نیام سے باہر کرتے۔" (۶ر فروری)

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ احمدی واجب القتل اور احراریوں کی شریعت کے رو سے اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان پر شمشیر آبدار بے نیام کر دی جائے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احراری احمدیوں کے متعلق کیا خواہش رکھتے ہیں۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے کس طرح لوگوں کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ لیکن ذمہ وار حکام دم بخود بیٹھے ہیں۔ کیا وہ اس وقت حرکت میں آئیں گے۔ جب کشت و خون شروع ہو جائے گا۔

پنجاب میں تبلیغِ احمدیت کی ایک سکیم

احمدی جماعتیں اپنی آراء سے مطلع فرمائیں

مندرجہ ذیل سکیم پر جو ایک پرجوش احمدی بھائی نے تجویز کی ہے۔ احمدی جماعتیں غور کر کے اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی موجودہ مخالفت کا شور و غل تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم ایسے ذرائع اختیار کریں۔ جن سے پنجاب کی چپہ چپہ زمین پر ہم تبلیغ احمدیت کا دوامی بندوبست کر سکیں۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کے دیہاتی رقبہ جات میں ہماری جماعتیں نہایت ہی قلیل تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ ایسے علاقوں میں موجودہ شورش کے زمانہ میں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ اور اگر ان علاقوں میں تبلیغ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو میرے خیال میں ہمیں بہت بڑی کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ بندوبست کس طرح ہو۔ کیونکہ مرکز اتنے مبلغین مہیا نہیں کر سکتا۔ جو صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں مستقل طور پر تبلیغ کر سکیں۔ مرکز اس لئے قاصر ہے۔ کہ بیت المال قادیان کی حالت اتنی مستحکم نہیں۔ کہ وہ اتنے اخراجات برداشت کر سکے۔ مگر تبلیغ احمدیت کرنا چونکہ ہمارا فرض ہے۔ اس لئے میں ایک سکیم پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب کے اصول کے مطابق اگر ہر ایک ضلع کی جماعتیں اپنے اپنے ضلع کی تبلیغ کا انتظام خود کر سکیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہمارا مشن کامیاب ہو جائے۔

یہ انتظام وہ اس طرح کر سکتی ہیں۔ کہ مرکز قادیان دارالامان سے وہ اپنے اپنے ضلع کے لئے ایک ایک مستقل مبلغ اپنے خرچ پر حاصل کریں۔ جو اس ضلع کے ڈسٹرکٹ مہتمم تبلیغ ہوں۔ مرکز ان کو بذریعہ خط و کتابت یا بذریعہ اخبار الفضل ہر طرح کی ہدایات دیتا رہے۔ اور وہ اپنے اپنے ضلع کی تبلیغی رپورٹیں ماہ بماہ مرکز کو بھیجتے رہیں۔ ڈسٹرکٹ مہتمم تبلیغ اور تبلیغ کے اخراجات کے لئے ہر ایک ضلع اپنا اپنا ایک ڈسٹرکٹ تبلیغ فنڈ قائم کرے۔ جس میں اس ضلع کا ہر ایک احمدی جو کچھ نہ کچھ ماہوار یا ششماہی آمدنی رکھتا ہو۔ ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار علاوہ چندہ عام کے باقاعدہ ادا کرے جس کے حساب و کتاب کے لئے ہر ضلع میں ایک ایک آنریری کمیٹی مال بنائی جائے۔ ہر جماعت کا سکرٹری مال اپنی اپنی جماعت کا یہ چندہ جمع کر کے اس کمیٹی کو ماہ بماہ یا کم رقم ہونے کی صورت سہ ماہی کے حساب بھیجتا رہے۔ اور کمیٹی بعد وصولی اپنے ضلع کے کسی بنک میں بطور امانت جمع کراتی رہے۔ اور ضرورت کے وقت حسب ضرورت وہاں سے نکلوا کر تبلیغی سلسلہ میں خرچ کرے۔

اخراجات کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ہر ضلع اپنے اپنے ڈسٹرکٹ مہتمم تبلیغ کو اپنے ڈسٹرکٹ تبلیغ فنڈ سے بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ادا کرے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جماعت ان کو اپنے کسی خاص جلسہ میں یا کسی مباحثہ کے لئے مدعو کرے۔ تو یہ خرچ بذمہ جماعت ہوگا۔ مگر ان کے ذاتی دوروں کا سفر خرچ بذمہ فنڈ ہوگا۔ یہ سفر خرچ کم از کم دس روپیہ ماہوار تک ہونا چاہیئے۔ اور خط و کتابت کے لئے بھی ان کو تین روپیہ فنڈ ہی ادا کیا کرے۔

پس کل خرچ جو اوسطاً ہر ماہ میں ہوا کرے۔ وہ تقریباً ۳۳ روپے تک ہوگا۔ یا سالانہ ۳۹۶ روپے۔ ہر ضلع کے اس فنڈ کا اندازہ اس ضلع کے چندہ کے سالانہ بجٹ سے مرکز آسانی کے ساتھ معلوم کر سکتا ہے۔ مثلاً ہماری جماعت احمدیہ کا سالانہ بجٹ تقریباً چار سو روپیہ ہے۔ جس کا مطلب ۶۴۰۰ روپے آمدنی ہے۔ گویا جماعت احمدیہ ۶۴۰۰ پیسے یا ۱۰۰ روپیہ سالانہ تبلیغی فنڈ میں چندہ ادا کر سکتی ہے۔ اور اس طرح میرے خیال میں ہر ضلع کا یہ فنڈ کافی مضبوط ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی ضلع کے فنڈ کی حالت باوجود چندہ کی باقاعدگی کے تسلی بخش نہ ہو۔ تو اس صورت میں مرکز کا فرض ہو۔ کہ اپنے تبلیغی فنڈ سے اس کو ماہوار گرانٹ عطا کرے۔ تا وہ دوسرے ضلعوں سے تبلیغ میں پیچھے نہ رہے۔

ڈسٹرکٹ مہتمم تبلیغ ہر ماہ کے آخر میں اپنی تنخواہ اور دیگر اخراجات کے متعلق ایک بل کمیٹی مال کو بھیجا کریں۔ جس کے مطابق کمیٹی ان کو اخراجات مہیا کرے۔

اب میں تنظیم تبلیغ کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جہاں کہیں ڈسٹرکٹ مہتمم تبلیغ اپنا ہیڈ کوارٹر مقرر کریں۔ وہاں کی جماعت کے تمام عہدیداران ان کے دفتر کا عملہ ہوں۔ اور ضلع کی ہر جماعت کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی تبلیغی رپورٹیں ان کی خدمت میں بھیجتے رہیں۔ اور ساتھ ہی ہر اس علاقہ کی طرف خاص توجہ دلاتے رہیں۔ جہاں تبلیغ کی سخت ضرورت ہو۔ پھر مہتمم تبلیغ کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ان علاقوں میں تبلیغی دورے کریں۔ اور ان علاقوں کی جماعتوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ان کے ان تبلیغی دوروں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ مہتمم تبلیغ کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنی زرخرید سائیکل رکھتے ہوں۔ تا ان کو دوروں میں سہولت رہے۔ اور ہر ماہ کے آخر میں وہ اپنے ضلع کی تبلیغی رپورٹ مرکز میں بھیجیں۔ اور مرکز اخبار الفضل میں تمام ضلعوں کی رپورٹوں کا خلاصہ درج کر کے اپنے ریمارکس دے تا ہر ایک ضلع اپنی اپنی کمی کو پورا کرتا رہے۔ اسی طرح سال کے اختتام پر تمام مبلغین کے کام کو دیکھ کر تسلی بخش کام ہونے کی صورت میں مرکز کو اختیار ہوگا۔ کہ ان کی سالانہ ترقی کی سفارش کرے۔ جو کہ فی الحال ایک روپیہ سالانہ ہو۔

اخبار "زمیندار" کا ایک نظم کے متعلق افتراء

احراری جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں جس شرافت اور دیانت کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کی مثال سے لگ سکتا ہے۔

۱۰ فروری کے "زمیندار" میں اور نہ صرف کسی دوسرے شخص کی ایک نظم بلکہ ایک کتاب کی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ دکھانے کے لئے منسوب کر دی گئی ہے۔ کہ آپ نے اپنے مخالفین کے خلاف کیسے سخت اشعار لکھے ہیں۔ ہم "زمیندار" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ حضور علیہ السلام نے کوئی کتاب کادیہ علی الغاویہ نام کی لکھی۔ اور کہ اس کی پیش کردہ نظم شائع کی۔

حیرت ہے کہ اس نظم کے متعلق پہلے بھی کئی بار تردید کی جا چکی ہے۔ اور وضاحت سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قطعاً نہیں۔ مگر پھر بھی دشمن دھوکہ دہی سے باز نہیں آتے۔

نیروبی میں غیر احمدیوں سے عظیم الشان مناظرہ

صداقتِ احمدیت کا کھُلا کھُلا ثبوت

ایک عرصہ سے مشرقی افریقہ میں ایک فیصلہ کن مباحثہ کے انعقاد کے متعلق مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہو رہا تھا۔ مگر باوجود پبلک کی شدت خواہش کے منکرین حضرت مسیح موعود کے دونوں مولوی (جو سالہا سال سے اس ملک میں مقیم ہیں) میدان میں آنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ کیونکہ ان کے دل مانتے تھے۔ کہ قرآن کریم کلی طور پر احمدیت کا ساتھ دیتا ہے۔ آخر لشکر متمنزین نے یہ تجویز سوچی۔ کہ عالم نہیں بلکہ کسی غیر عالم اور زبان درازی میں ماہر کو ہندوستان سے منگوانا چاہیئے۔ اور قرعۂ فال لال حسین اختر صاحب کے نام نکلا۔ اس شخص نے آتے ہی غرور، کبر اور گستاخی کے ساتھ خدا کے نور کے مقابلہ میں اپنے مونہہ کی پھونکوں کا استعمال شروع کر دیا۔ اور گذشتہ نبیوں کے منکرین کی طرح ان سچائی کے دشمنوں کے پاس استہزاء اور تمسخر کے سوا اور کوئی ہتھیار ہو بھی کیا سکتا ہے۔ تقریری اور تحریری طور پر اس نے بار بار مناظرہ کا چیلنج بھی دیا جسے ہمارے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے منظور کر لیا۔ اور قرار پایا۔ کہ مسٹر ورما صاحب بیرسٹر پنڈت دولت رام صاحب اور پنڈت آریہ منی صاحب کی موجودگی میں فریقین شرائط مباحثہ کا تصفیہ کر لیں ۔

تصفیہ شرائط کے موقعہ پر مولوی لال حسین، وفات مسیح اور اجرائے نبوت کے مسائل کو بحث کے لئے مقرر کئے جانے سے یوں بھاگتا تھا۔ جیسے حسن مستنفر گلفرت من قسورہ تصفیہ شرائط کے وقت ہی قرآنی تلوار کی چمک اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی تھی۔ اور اس کا دل ہلا جاتا تھا۔ گو ابتداءً مقرر شدہ ججوں کا رجحان بھی اسی طرف تھا۔ کہ یہ مضامین بحث کے لئے مقرر نہ ہوں۔ مگر انجام کار کچھ ایسا تصرف الٰہی ہوا۔ کہ بحث کے لئے تین مضمون مقرر ہو گئے۔ (۱) حیات مسیح علیہ السلام (۲) اجرائے نبوت (۳) صداقت مسیح موعود۔ نیز بہت ہی رد و کد کے بعد دیگر امور بھی متعلق وقت مقام اور انتظام مناظرہ طے پا گئے ۔

شرائط مناظرہ کے ضمن میں یہ امر بھی قارئین کرام کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ منکر مسیح موعود مولوی اختر کی طرف سے ایک یہ شرط پیش کی گئی۔ کہ مناظرہ میں پیش کردہ ہر اقتباس کے ساتھ حوالہ کا دیا جانا ضروری نہ ہوگا۔ کیا خوب منصفانہ تجویز ہے۔ مگر تصرف الٰہی سے یہ امر معرض تحریر میں نہ آیا ۔

انجام کار ۱۹-۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ اتوار تین مختلف اوقات میں مسلم سپورٹس گراؤنڈ نیروبی میں مندرجہ بالا تین مضامین پر مباحثے ہوئے۔ یہ مباحثے کیا تھے۔ خدا کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور نور کے ظہور کا باعث تھے۔ سبحان اللہ والحمد للہ۔ مسیح موعود جری اللہ کے ایک نوعمر غلام کی زبان سے حمد الٰہی کا پیغام نیروبی کی مسلم و غیر مسلم ہندوستانی اقوام کو کھلے طور پر پہنچایا گیا۔ ایک نور کی بارش تھی۔ جو کج فہم متعصبین کی آنکھوں کو چندھیا گئی سعیدوں کے قلوب کو سیراب کر رہی تھی

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید ۔

وفات مسیح پر مناظرہ

دنیا جانتی ہے کہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں احمدیت کے مقابلہ میں غیر احمدی دہائی دے دیکر اپنی شکست کا اعلان کر رہے ہیں۔ مولوی لال حسین شاید اپنی کج بحثی پر توکل کر کے یہ سمجھ بیٹھا۔ کہ قرآن سے ناواقف مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونک سکنے میں کامیاب ہو جائے گا مگر ہر قدم پر اسے ذلت کی مار کھانی پڑی۔ فحش کلامی اور بیہودہ گوئی سے تو وہ بے شک جہلاء میں تمسخرانہ مضحکہ کی لہر پیدا کر دیتا تھا۔ مگر قرآنی تلوار ہر مرتبہ اسے زخموں سے گھائل کر دیتی۔ ایک سورج کی طرح سچائی ظاہر ہو گئی۔ اور سامعین کے دل مان گئے۔ کہ کلام الٰہی بار بار مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دیتا ہے۔ اسی طرح جس طرح تمام نبی فوت ہو گئے۔ اسی طرح تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو گئے ۔

مولوی لال حسین نے حیات مسیح کے ثبوت میں قرآن کریم سے جو آیات پیش کیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں

(۱) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

(۲) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

(۳) کنتم خیر امۃ

توفیتنی کے معنی کئے رفعتنی۔ مگر لغت عرب۔ عربی علم ادب اور قرآن کریم سے ان معنوں کے ثبوت میں کوئی دلیل نہ پیش کی۔

ایک انوکھا "علمی نکتہ" یہ تھا۔ کہ جہاں اللہ فاعل ہو ذی روح مفعول ہو۔ الیٰ صلہ ہو ... [illegible] ... کی جائے کچھ اور ہی ہو۔ ہمیشہ آسمان پر زندہ بجسد العنصری اٹھائے جانے کے معنی ہوتے ہیں۔

ھل خلد نبی قبلی ؟ "کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی موت سے بچا ہے۔ کہ میں بچوں"۔ مولوی مبارک احمد صاحب نے سامعین کو بتایا۔ کہ یہ وہ پیارے الفاظ ہیں۔ جو بوقت وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عاشقوں کو ان الفاظ میں تسلی دیتے ہیں۔ اور قرآن فرماتا ہے۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون "اے محمد تجھ سے پہلے کسی انسان کو بھی تغیرات سے پاک لمبی زندگی ہم نے نہیں دی۔ جبکہ تو بھی جو ہم کو سب سے بڑھ کر پیارا ہے۔ اپنی مختصر طبعی عمر کو پورا کر کے وفات پائیگا تو دوسرے نبی جو تجھ سے کم رتبے کے ہیں۔ کیونکر موت سے بچائے جا سکتے تھے ۔

غرض یہ کہ مسلم اور غیر مسلم پبلک اس روز بھی اثر لے کر اٹھی۔ کہ قرآن سے یقیناً یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مثل دیگر تمام انسانوں اور تمام نبیوں کے وفات پا چکے ہیں ۔

مسئلہ نبوت پر مناظرہ

دوسرا مباحثہ اجرائے نبوت کے متعلق ہوا۔ خدائے تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مناظر نے نہایت بلیغ پیرائے میں ۱۵ کے قریب آیات قرآنی سے نبوت اور رحمۃ للعالمین کی رحمت کا تا قیامت جاری ہونا ثابت فرمایا۔ پہلی ضرب سے ہی اختر صاحب کا مبہوت ہونا پبلک کی آنکھوں میں واضح ہو گیا۔ اس وقت پبلک کا شوق مباحثہ نمبر اول کے وقت سے بھی زیادہ تھا۔ اور غیر مسلم پبلک بھی بڑی دلچسپی سے حق و باطل کا مقابلہ دیکھ رہی تھی۔ لوگ حیران تھے۔ کہ لال حسین تو وہ علامہ مشہور تھا جس نے ورود افریقہ کے وقت سے مناظرہ کے وقت تک شور مچا رکھا تھا

مگر اب ایک نوعمر احمدی کے مقابلہ میں کیوں مبہوت ہو رہا ہے وہ اپنے سفلہ پن سے اور بعض اوقات محض تمسخر سے جہلاء کو ہنسا دیتا۔ مگر قرآنی تلوار کے مقابلہ میں اسکے تمام تیر بے اثر ہو کر گرتے جاتے۔ بلکہ الٰہی تصرف سے واپس اسی کے مونہہ پر پڑتے تھے۔ اسی مباحثہ کے وقت اس کے لئے ایک ذلت کا سامان اس طرح پیدا ہوا۔ کہ شیخ مبارک احمد صاحب نے جب لوعاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً والی حدیث پیش کی۔ تو لال حسین نے ٹوک کر شور ڈالدیا۔ کہ یہ عبارت حدیث میں مل جائے۔ تو ۵۰ شلنگ انعام دوں گا۔ احمدی مناظر نے فوراً ابن ماجہ میں سے یہ عبارت پڑھدی۔ جس سے مسلم و غیر مسلم پبلک پر خوب واضح ہوگیا۔ کہ لال حسین کی بحث کا زور محض اس بات کے لئے تھا۔ کہ لوعاش ابراھیم نہیں ہے بلکہ ابراہیم کی بجائے ضمیر کا استعمال ہے جو بہرحال اس سے پہلے فقرے میں مذکور ابراہیم ہی کی طرف راجع ہے۔ اس واقعہ سے اسکی سخت ذلت ہوئی

صداقت مسیح موعودؑ پر مناظرہ

تیسرا مباحثہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تھا بعض لوگوں کا خیال تھا کہ پہلے دو مضمونوں میں بوجہ قرآن سے کورے ہونیکے لال حسین مغلوب ہوا۔ مگر تیسرے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف یاوہ گوئی کے زور سے عوام میں اپنی دھاک بٹھالے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس تیسرے موقعہ پر پہلے سے بھی زیادہ اس کے لئے ذلت اور روسیاہی کا سامان تیار کر رکھا تھا۔ احمدی مناظر نے پہلی ہی تقریر میں قرآنی معیاروں کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کردی۔ لال حسین نے اپنی تقریر میں قرآنی معیاروں کو چھوا بھی نہ۔ اور کہہ دیا۔ کہ مرزا صاحب کی صداقت کو قرآنی معیاروں سے پرکھنا ہی درست نہیں اس مباحثہ میں لال حسین کا ارادہ یہ تھا۔ کہ غیر مسلم پبلک کو بھی احمدیوں کے خلاف اشتعال دلائے۔ مگر اس میں اسے سخت ذلیل ہونا پڑا۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ پہلی تقریر میں ہی لال حسین نے حضرت اقدس کا جب یہ الہام پڑھا کہ "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے"۔ اور کہا گیتا سے یہ مہما دکھائی جائے۔ تو احمدی پریذیڈنٹ ملک احمد حسین صاحب نے مطالبہ کیا۔ کہ لائسنس کی اس شرط کو نہ توڑا جائے۔ کہ غیر مسلموں کے متعلق کوئی بات بحث میں نہ لائی جائے گی۔ مگر لال حسین اس بات پر مصر رہا کہ ضرور ایسے حوالے پیش کرے گا۔ اس پر غیر مسلم پبلک نے شور ڈال دیا۔ کہ ہم لال حسین کی ان چالاکیوں کو سننے کے لئے نہیں آئے۔ اس مباحثہ کو اسلامی مسائل کے دائرہ سے باہر نہ لے جایا جائے۔ لال حسین نے پھر بھی نہ مانا۔ تو پولیس افسر نے حکم دیا۔ کہ مباحثہ اسی صورت میں جاری رکھا جاسکتا ہے جب کہ معاہدہ کی پیروی کی جائے۔ تب پولیس کے ڈر سے دب کر لال حسین چپ ہوا۔

لا یمسہ الا المطہرون کے معیار کے مطابق احمدی مناظر نے حضرت اقدسؑ کی عربی تصنیف اعجاز المسیح پیش کی۔ اور کھول کر بتایا۔ کہ سورۃ فاتحہ کی اس عربی تفسیر کو حضور نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے لکھکر اعلان کیا کہ مخالف مولوی اس کی نظیر لانے سے قاصر رہیں گے۔ اور یہ کہ علماء کا اس کی نظیر نہ لاسکنا خدا تعالےٰ کے مسیح ... رسول مسیح محمدی کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ لال حسین نے اس کا جواب تو کیا دینا تھا مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی وغیرہ کا ذکر کرنے لگ گیا۔ اس پر شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مناظر نے کہا کہ اسی میدان مباحثہ میں تم اور تمہارے حواشی اور تمہارے مددگار مولوی جو سٹیج پر بیٹھے ہیں۔ سب مل کر آؤ۔ قرعہ اندازی سے قرآن کا کوئی حصہ نکال کر اس کی تفسیر عربی میں لکھیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس کی تائید کرتا ہے۔ اور کون اس کی نگاہ میں مخذول ثابت ہوتا ہے۔ اس کا کچھ جواب اس سے نہ بن سکا۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھ لیا۔ کہ کیونکر خدا کے پیاروں کا مقابلہ کرنے والے مغلوب ذلیل اور خوار ہوتے ہیں۔ چار دفعہ یہ چیلنج دیا گیا۔ اور چاروں دفعہ لال حسین مبہوت ہوا۔ آخری دفعہ احمدی مناظر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھا۔ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک مندوں کو

اس موقعہ پر یہ شعر عجب برکت اور ظفر سے پر ہو کر مخلوق الٰہی کے دلوں میں اتر گیا۔ غیر مسلم پبلک نے بالخصوص احمدی مناظر کے پاس آکر مبارکباد دی۔ صداقت کے بیج دلوں میں بوئے گئے ہیں۔

اب آستانہ الوہیت پر گر گر ہماری یہ التجا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس باغ کو بڑھائے۔ اس کے فضل سے یہ باغ پھولے پھلے۔

بقیہ دلچسپ حالات انشاء اللہ آئیندہ ڈاک میں روانہ کئے جائیں گے۔ فی الحال ہوائی ڈاک میں یہ مختصر حالات ارسال ہیں۔

خاکسار۔ بدر الدین احمد۔ ایم۔ بی۔ بی ایس مگاڈی

امرتسر جنرل پوسٹ آفس کا ایک متدین ملازم

گزشتہ ماہ دسمبر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اراضیات سندھ کے ایک ملازم کو مینجر اراضیات نے ایک رقم بینک میں جمع کرانے کے لئے بھیجا۔ تو اس نے واپس آکر بتایا۔ کہ رقم اس سے کسی نے چھین لی ہے۔ اس کی اطلاع پولیس میں دے دی گئی۔ نیز مرکز کو مطلع کر دیا گیا انہی ایام میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ جنرل پوسٹ آفس امرتسر میں ایک ان رجسٹرڈ لفافہ میں ایک بڑی رقم کے نوٹ پائے گئے۔ اس بارے میں جب کوشش کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی رقم ہے جس کے کھوئے جانے کی پولیس میں رپورٹ دی گئی تھی۔ ڈاکخانہ سے اطلاع ملنے پر پولیس نے رقم اپنے قبضہ میں لے لی اور ملزوم کو گرفتار کر لیا۔

اس رقم کا جس طرح پتہ چلا۔ اس سے جنرل پوسٹ آفس امرتسر کے سارٹر بابو لال چند صاحب کی قابل تعریف دیانتداری کا قابل قدر ثبوت ملتا ہے۔ معمولی خطوط کو سارٹ کرتے وقت جب ان کے ہاتھ میں ایک بھاری لفافہ آیا۔ جو ان رجسٹرڈ تھا۔ اور جس پر غلام غوث معرفت حکیم معراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر الفقیہہ امرتسر پتہ لکھا تھا۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے لفافہ کا ایک پہلو پھٹ گیا ہے۔ پھٹی ہوئی جگہ سے جب انہوں نے اندر دیکھا۔ تو نوٹ نظر آئے۔ جو باہر کھینچنے پر چار ہزار سات سو اسی روپیہ کے نکلے۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً اپنے افسر بالا کے پاس پہنچے۔ اور ساری حقیقت بیان کردی۔

اس کے بعد ڈاک خانہ والوں نے کوشش کی۔ کہ مکتوب الیہ کا پتہ لگائیں۔ لیکن ایڈیٹر الفقیہہ نے جس کی معرفت روپے بھیجے گئے تھے۔ قطعی انکار کر دیا۔ کہ اس نام کے کسی شخص کا اسے علم نہیں۔

غرض اتنی بڑی رقم کا پتہ محض بابو لال چند صاحب کی دیانتداری کی وجہ سے لگا۔ چونکہ یہ مثال محکمہ ڈاک کے وقار کو پبلک کی نظر میں بڑھانے والی ہے۔ اور محکمہ مذکور کو حق ہے کہ اس پر فخر کرے۔ اس لئے حکام بالا کو اپنے ایسے دیانتدار ملازم کی پوری طرح حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ اور ملازمین کو بھی اس قسم کی مثالیں قائم کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اور محکمہ ڈاک کی نیک نامی کو ترقی حاصل ہو جس سے کاروبار پر یقیناً بہت مفید اثر پڑیگا

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے متعلق احراری اخبارات کی کذب بیانی

اخبار "احسان" کے ایک مطالبہ کا جواب

احراریوں کے مال غنیمت میں حصہ دار اخبار "زمیندار" اور "احسان" آج کل جماعت احمدیہ کے متعلق جس طرح بے تحاشا غلط بیانیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ اسے دیکھ کر کوئی شریف انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان میں شرافت و انسانیت کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ان دونوں اخبارات میں راولپنڈی کے ایک مقدمہ کا ذکر ایسے رنگ میں کیا گیا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھنے والے اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خادم پر وارد ہوا تھا چنانچہ زمیندار ۲ر فروری نے اسکے فیصلہ کا ذکر "مرزا بشیرالدین محمود کے مریدوں کی حق گوئی" کے عنوان سے کیا۔ اور اسی تاریخ کے "احسان" نے اس کی بناء پر یہ مطالبہ کیا۔ کہ "الفضل کو اس امر کی تصریح کر دینا چاہیئے۔ کہ مرزائی جماعت کے ایک مقتدر رکن پر خدا تعالےٰ کا یہ عذاب کیوں نازل ہؤا۔ اور اس واقعہ پر مرزا صاحب کی کونسی پیشگوئی چسپاں کی جا سکتی ہے"۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خدام میں سے کسی نے راولپنڈی میں کسی پر نہ تو کوئی مقدمہ دائر کیا۔ اور نہ کسی کو کوئی سزا ملی۔

دراصل اخبار "احسان" کی یہ پرلے درجہ کی بددیانتی اور دھوکہ دہی ہے۔ کہ وہ ایک ایسے شخص کو جو جماعت احمدیہ کا بدترین دشمن ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مرید، جماعت احمدیہ راولپنڈی کا صدر۔ اور مقتدر رکن ظاہر کرتا ہے۔ نیز "زمیندار" کا بھی یہ خبث باطن اور خیانت ہے۔ کہ وہ ایسی خبر کو "مرزا بشیرالدین محمود کے مریدوں کی حق گوئی" کے عنوان کے ماتحت شائع کرتا ہے حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس فضل کریم کو نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے تعلق بیعت ہی نہیں۔ بلکہ اسے حضور کی ذات ستودہ صفات سے سخت عداوت ہے۔ چنانچہ چند سال ہوئے۔ اس نے مباہلہ والوں کے نہایت گندے اور ناپاک لٹریچر کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔ اور وہ اس سلسلہ میں "احسان" اور "زمیندار" کا نمائندہ رہا ہے۔ ایسے شخص کو "احسان" و "زمیندار" سے ہی نسبت حاصل ہے۔

ہم فضل کریم کی خانہ بربادی سے خوش نہیں۔ مگر عبرت کے طور پر یہ ضرور لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے پاک بندوں کے متعلق بڑی غیرت رکھتا ہے۔ جن ناپاک الزامات کی اشاعت میں فضل کریم نے حصہ لیا اللہ تعالےٰ نے وہ تمام اس پر لگوائے۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ پاکوں پر الزام لگانے والے خود گندے اور بدکردار ہوتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار ؛

پس "احسان" پر یہ واضح ہو جانا چاہیئے۔ کہ اس کے "مقتدر رکن" پر یہ عذاب اس لئے آیا ہے۔ کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہدایت

"اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا"

کی خلاف ورزی کی۔ رہی یہ بات کہ "اس واقعہ پر مرزا صاحب کی کونسی پیشگوئی چسپاں کی جا سکتی ہے"۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک اس واقعہ پر حرف بحرف چسپاں ہے۔ یہ پیشگوئی ہر بدخواہ عنید اور عدو مبین کے حق میں پوری ہوتی رہی ہے۔ اور انشاء اللہ پوری ہوتی رہے گی۔ کئی اس کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور کئی اس کا مزہ چکھیں گے۔ وما ھی من الظلمین ببعید۔

عجیب بات ہے۔ کہ جن اخباروں کو دروغ بافی میں یکتائے روزگار مدیر سرو بیر مہیا ہو جاتے ہیں۔ انہیں نوآورد کذاب نامہ نگار بھی مل جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم کی حقیقت ظاہر کریں۔

مغلوب الغضب دشمن کی تعصب سے اندھی آنکھ مقدس جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے ایک ایسے آدمی کو تلاش کر کے لائی۔ جو اس جماعت کا فرد ہی نہیں۔ مگر قحبہ خانوں جیل خانوں۔ پاگل خانوں اور گداگروں کے زمرہ میں اپنے سوفی صدی بھائی بندوں کو دیکھ کر ان لوگوں کو شرم نہیں آتی

(نامہ نگار)

احراری ملا عنایت اللہ کی چھاؤنی لاہور میں بکواس

۱۲ر فروری صدر بازار چھاؤنی لاہور میں ملا عنایت اللہ احراری کا لیکچر ہؤا۔ جس میں فاحش بدہن اس نے حسب عادت کذب و افتراء کی نجاست پر موہنہ مارتے ہوئے ایک بے سروپا تقریر کی۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔

میں مجلس احرار کی طرف سے قادیان میں مقیم ہوں۔ مرزا بشیرالدین محمود قادیان کے واحد مالک ہیں۔ وہاں کوئی شخص ان کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ جو خلاف کرنے کی جرأت کرے۔ اسے یا تو اپنا بوریا بستر باندھ کر قادیان سے نکل جانا ہوگا یا اس کی جان کی خیر نہیں۔ دن دہاڑے خون ہوتے ہیں۔ مگر پولیس کچھ نہیں کر سکتی۔ لوگوں کی جان و مال غیر محفوظ ہیں۔ خاص قادیان کے رہنے والوں سے صرف سات یا آٹھ اشخاص نے بیعت کی ہوئی ہے۔ باقی ساری آبادی باہر سے آئی ہے۔ وہ لوگ ایسے بیوقوف ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے جدی مکانات فروخت کر کے قادیان میں مکان بنا لئے ہیں۔ مگر وہاں رہ کر ان کو جب معلوم ہؤا۔ کہ یہ سب (معاذ اللہ) دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ تو بہت پشیمان ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سینکڑوں میرے پاس آ کر اپنی تکالیف بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر اس وقت ہماری کوئی امداد کرنے والا ہو۔ تو ہم احمدیوں سے الگ ہو جائیں۔ ان بیچاروں کا یہ حال ہے۔ کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم - نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں پر مہربانی کریں۔ مجلس احرار قادیان کے فنڈ کو مضبوط کریں۔ جب سے میں قادیان گیا ہوں۔ وہاں نماز باجماعت ہوتی ہے ؛

۲۳ر جنوری کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس جلسہ میں گورنمنٹ مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر کو اور مجھے حرامزادہ کہا گیا۔ اور بعد میں مکر گئے۔ کہ ہم نے ایسا نہیں کہا۔ وغیرہ

اس کے بعد یہاں کی جامع مسجد کے امام نے تقریر کی یہ شخص دیوبند کا تعلیم یافتہ ہے۔ اور آج کل احراری طائفہ میں شامل ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت بدزبانی کی۔ تعداد حاضرین دو اڑھائی سو کے درمیان تھی۔ مگر چندہ وغیرہ کچھ نہیں ہؤا۔ چندہ کا نام سنتے ہی لوگ منتشر ہو گئے ؛ (نامہ نگار)

احرار کی فتنہ انگیزیوں اور قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی قرارداد

۲۹ جنوری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس احمدیہ ہوسٹل میں منعقد ہوا۔ چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا صدر تھے۔ اجتماع کی غرض یہ تھی۔ کہ نئے سال کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب کیا جائے۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

۱۔ صدر۔ چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر

۲۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جناب بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سٹوڈنٹ (۳) سکرٹری عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رضؓ سٹوڈنٹ بی۔ اے کلاس (۴) اسسٹنٹ سکرٹری۔ جناب ایم عبدالمنان صاحب (۵) فائننشل سکرٹری۔ مسٹر خورشید صاحب۔

اگز کٹو کمیٹی کے ایک اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ ہم طلبائے احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری ایسوسی ایشن کو پولیٹیکل ایسوسی ایشن بنانے کی اجازت دی جائے ہم عہد کرتے ہیں۔ کہ ہماری سرگرمیاں قانون اور شریعت کی حدود کے اندر ہونگی۔ اور ہم کوئی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ جو سلسلہ کے وقار کو نقصان پہنچانے والی ہو ہم ان امور کے انسداد کے لئے جو ہمارے سلسلہ کی عزت اور وقار کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ جائز طریقوں سے صدائے احتجاج بلند کریں گے۔ اور انشاء اللہ اس روح کے ماتحت کام کریں گے۔ جو حضور نے ہمارے اندر پیدا کی ہے۔

عبدالوہاب عمر

نیشنل لیگ گوجرانوالہ کی قراردادیں

یکم فروری مسجد احمدیہ میں زیر صدارت شیخ غلام قادر صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ صاحب دین نے نیشنل لیگ قائم کرنے کے اغراض و مقاصد بالفاظ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھ کر سنائے۔ تمام حاضرین نے ہدایات پر کاربند رہنے کے لئے یک زبان آواز بلند کی۔ بعد ازاں نیشنل لیگ قائم کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل احباب متفقہ طور پر عہدیدار مقرر کئے گئے۔ پریذیڈنٹ۔ شیخ غلام قادر صاحب۔ سیکرٹری شیخ صاحب دین صاحب فنانشل سکرٹری مولوی کرم الٰہی صاحب۔ انتخاب کے بعد یہ قراردادیں باتفاق پاس ہوئیں۔

۱۔ نیشنل لیگ گوجرانوالہ حکومت پر واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے مقدس مقتدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک وجود کی ہتک نہایت غیر معمولی حادثہ سمجھتا ہے۔ اور احراریوں کی بدزبانیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے

۲۔ نیشنل لیگ گوجرانوالہ حکومت کو اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے اخلاق سے گرے ہوئے اور دل آزار رویہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ

زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ۵ فروری ۳۵ء جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

۱۔ احراریوں کی طرف سے جو بدزبانی کی جارہی اور اخبار "زمیندار" و "احسان" کے ذریعے جو دل آزار اور فحش لٹریچر جماعت احمدیہ کے خلاف عوام الناس میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ جلسہ اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ ہمارے جذبات کو حد سے زیادہ مجروح کیا جا رہا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سلسلہ احمدیہ کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی انتہائی امکانی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ سب کچھ ہمارے جذبات کو مجروح کرنے اور ٹھیس لگانے کے لئے کیا جا رہا ہے اس لئے ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس گندہ دہانی اور فحش نویسی کے خلاف وہ جلدی کوئی انسدادی تدابیر عمل میں لاوے۔

۲۔ دفعہ ۱۴۴ کے قادیان میں نفاذ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند احراریوں کی جو باہر سے آکر قادیان میں شور برپا کر رہے ہیں حفاظت کی جائے۔ جماعت احمدیہ منٹگمری حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں جہاں اور جس جس شہر میں جماعت احمدیہ کے افراد کو ظلم و ستم کا شکار بنا کر ان پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ وہاں بھی حکومت احمدیوں کی جانیں اور مال محفوظ کرنے کے لئے اس دفعہ کا نفاذ کرے۔ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں بعض افسران کا رویہ سلطنت برطانیہ کی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ روایات کے منافی ہے۔ خورشید احمد

جماعت احمدیہ پشاور کی قراردادیں

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک جلسہ یکم فروری کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں سوائے سرکاری ملازمین کے بقیہ جماعت نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل درخواست خدمت اقدس میں ارسال کرنے کا ریزولیشن پاس کیا۔

پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

۱۔ احراریوں کا رویہ دن بدن نہ صرف صوبہ پنجاب میں بلکہ ان کے چیلے چانٹوں کے ذریعہ صوبہ سرحد میں بھی نہایت اشتعال انگیز ہو رہا ہے۔ وہ نہ صرف پبلک تقریروں کے ذریعہ بلکہ نہایت فحش لٹریچر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی اور خطرناک فضا پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور اخبار زمیندار اور احسان جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس پیشواؤں کے خلاف بے انتہا توہین آمیز آرٹیکل شائع کر کے عوام کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نیز مرکزی جماعت کے فرضی مظالم اخباروں کے ذریعہ شائع کر کے احمدیوں کے بائیکاٹ اور ان پر حملے کرنے اور حضور کو چشم زخم پہنچانے کی سعی نافرجام میں مصروف ہیں چونکہ جماعت احمدیہ بموجب تعلیم اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات کے ماتحت اور حضور کی متواتر اور مسلسل تقریروں کی وجہ سے جس میں حضور نے جماعت کو بردباری اور تحمل کی تلقین فرمائی ہے۔ خاموش رہتی ہے۔ اس لئے ہماری اس خاموشی سے احراری ناجائز فائدہ اٹھا کر حد سے بڑھتے جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ پشاور ماسوائے سرکاری ملازمین کے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ التجا کرتی ہے کہ ہم قانون کے حدود کے اندر رہتے اور ان تمام پابندیوں کو منظور کرتے ہوئے جو حضور ہمارے لئے مقرر فرمائیں نیشنل لیگ کے قائم کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ تا قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان بدطینتوں کی فتنہ انگیزی کا تدارک حاتمی انسداد کیا جا سکے۔ (۲) جماعت احمدیہ پشاور حکومت پنجاب کو توجہ دلانا چاہتی ہے۔ کہ اگر اس نے احراریوں اور اخبار زمیندار و احسان کے اس مکروہ پروپیگنڈا کو جو ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے۔ روکنے کا خاطر خواہ انتظام نہ کیا۔ تو یہ حکومت کے لئے بھی بہت سی مشکلات کا موجب ہوگا۔ احمدیوں کے نزدیک اپنے مقدس پیشوا کی جان اپنی جانوں سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اور حضرت اقدس کی جان کے متعلق جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ وہ احمدیوں کے لئے سخت اذیت کا باعث ہو [illegible]۔ (۳) اس قرارداد کی نقول حضرت امیر المومنین اور ہوم سکرٹری پنجاب گورنمنٹ اور اخبار الفضل کو ار[illegible] کی جائیں۔

خاکسار عبدالکریم اذر[illegible]

11

127

ایک باموقعہ دو منزلہ مکان

اندرون شہر

فروخت ہوتا ہے

یہ مکان زنانہ جلسہ گاہ کے عین متصل شمالی جانب واقع ہے۔ اور تین الگ الگ مکانوں پر مشتمل ہے یعنی ایک وقت میں تینوں علیحدہ علیحدہ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ اور اکٹھے ایک مکان کی حیثیت سے بھی۔ نیچے اوپر چھ کمرے۔ تین برآمدے۔ تین باورچی خانہ اور اور ایک غسل خانہ اور تین موزون صحن اس کی مکانیت ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ نہایت باموقعہ یعنی مرکز قادیان کے گویا اندر واقع ہے۔ ضرورتمند دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھاویں۔ اشد ضرورتوں اور مالی مشکلات کے ماتحت فروخت کیا جا رہا ہے قیمت وغیرہ بذریعہ خط وکتابت دریافت کی جاوے

دس مرلہ زمین

متصل زنانہ جلسہ گاہ

جو مرکز قادیان میں قابل فروخت ہے۔ یہ ٹکڑا نہایت موزون موقعہ پر قادیان کے شرقی جانب مسجد مبارک سے دو تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ عام مروجہ قیمت پر مل سکے گا۔ پہلے درخواست کنندہ کو بہر حال ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

کی معرفت مینیجر اخبار الفضل قادیان

رعایت اور سہولیت کی حد ہو گئی

ایک ضروری اور فوری اطلاع

دس روپیہ کی کتب ایک روپیہ میں

جواہرات مفت لٹائے جا رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جدید تحریکات کے اثر کے ماتحت بعض دوستوں کی مالی مشکلات اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب گھر نے بھی تہیہ کر لیا ہے۔ کہ اس زریں موقعہ پر جس طرح بھی ممکن ہو۔ کتاب گھر کے قیمتی اور نادر جواہرات کو بجائے قادیان میں ذخیرہ رکھنے کے اکناف عالم میں پھیلاوے۔ اس پاک مقصد کی نیت رکھکر میں بذریعہ اعلان ہذا دوستوں کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ وہ احباب جو یکمشت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اپنی جماعت کے امیروں پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں کی معرفت یا جو دوست براہ راست کتاب گھر سے کافی تعارف رکھتے ہیں۔ کتاب گھر کے پچھلے رعایتی اعلان کی فہرست کتب میں سے دس روپے تک کی کتب بذریعہ ریلوے پارسل منگالیں۔ اور اپنی فرمائش کے ساتھ صرف ایک ایک روپیہ پیشگی بھیج دیں۔ باقی رقم ایک روپیہ ماہواری قسط کے حساب سے اپنے ماہواری چندہ کے ہمراہ دفتر محاسب کی معرفت ادا کر دیں۔ یہاں سے پارسل ان دوستوں کے لئے جن سے کتاب گھر کو ذاتی طور پر تعارف نہیں۔ ان کے پریذیڈنٹوں یا امیروں وغیرہ کے نام روانہ ہوں گے۔ بلکہ بہتر ہو گا۔ کہ اگر ایک شہر یا گاؤں کے بجائے ایک کے کئی ایک دوست ان رعایت اور سہولیت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو وہ تمام دوست اپنے آرڈر مع فی فرمائش ایک ایک روپیہ کی شرح سے اکٹھے بطور پیشگی بھیج کر پارسل اکٹھا منگالیں۔ اس طرح بہت سہولیت ہو گی۔ یہاں سے حساب اور تفصیل الگ الگ روانہ کی جاوے گی۔ پیشگی ایک روپیہ کی شرح دس روپیہ کے حساب سے ہو گی۔ دس روپیہ سے زائد آرڈر پر بیس روپیہ تک دو روپیہ پیشگی اور دو روپیہ ماہواری قسط وقس علیٰ ہذا۔

لٹریچر تقسیم کرنیوالے اور لٹریچر کے مطالعہ کے شوقین اس خاص موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کتاب گھر کے رعایتی اعلان میں کئی ایک نادر اور قیمتی کتابیں۔ تبلیغی ٹریکٹ۔ رسائل۔ قرآن مجید۔ پاکٹ بک۔ حمائل شریف۔ نوٹ درس القرآن۔ تفسیر خزینۃ العرفان از حضرت مسیح موعود علیہ السلام، پارہ تا ۷ پارہ جو نہایت ہی بیش بہا خزانہ ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود ع کی نہایت پر معارف تقریریں چشمہ صداقت۔ زندہ نبی و زندہ مذہب۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اردو انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی نہایت جامع و مانع نایاب تصنیف فصل الخطاب ہر دو حصہ اور ابطال الوہیت مسیح۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے زبردست اور موثر تبلیغی لیکچر جو ولایت میں ہوئے۔ تاریخی لیکچر لاہور والے تائید حق جیسا زبردست تبلیغی رسالہ۔ پھر مختلف بیس عدد قطعات اشعار و دعائیں حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سٹ قیمتی ۱۰ ارغرضیکہ کہاں تک ان بیش قیمت جواہرات کی تفصیل لکھی جاوے۔ احباب اس سارے خزانہ کے متعلق کتاب گھر کے سابقہ اعلانات مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ جنوری ۳۵ء میں دیکھ لیں۔ اور جلد سے جلد کتاب گھر میں آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ سوچ پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی۔

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر جناح کی صدارت میں مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس ۱۷ فروری کو نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ مسٹر جناح نے ممبران کو مطلع کیا ہے۔ کہ ان کے اور بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتہ کے ضمن میں اہم گفت و شنید ہوتی رہی ہے اور اب بھی جاری ہے لیکن اس وقت تک جو بات چیت ہوئی ہے وہ ابتدائی حیثیت رکھتی ہے اور اس نے ابھی کوئی قطعی صورت اختیار نہیں کی۔ تاہم اس وقت تک کسی آخری تصفیہ پر ہاں نہ کی جائیگی جب تک کہ مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس سے اس بارہ میں مشورہ نہ لیا جائے۔

پنڈت مالویہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ انڈیا بل اس وقت پارلیمنٹ میں زیر غور ہے۔ اور اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق غیر جانبدار رہ کر ہندوستان کے کروڑوں ہندوؤں اور سکھوں کی امیدوں کا خون کر دیا ہے۔ اس لئے پنجاب کے ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ ۲۳ فروری کو منعقد ہونے والی اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر حکومت برطانیہ پر یہ واضح کر دیں۔ کہ ہندوستان کے ہندو اور سکھ کسی حالت میں بھی کمیونل ایوارڈ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے خلاف اس تقریر کی بناء پر جو انہوں نے حال ہی میں کی تھی ہندوستان میں مقدمہ چلایا جائے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ۱۷ فروری بمبئی میں کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگرس کی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس پارٹی نے اسمبلی میں جو رویہ اختیار کیا۔ مصلحت وقت اسی کا تقاضا کرتی تھی۔ غیر جانبدارانہ رویہ میں جو دانشمندی پنہاں ہے اس کے متعلق مجھے کوئی شک نہیں۔ اور مصلحت وقت یہی ہے۔ کہ کانگرسی کمیونل ایوارڈ کے متعلق خاموش رہیں۔

ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق مسٹر جناح اور بابو راجندر پرشاد میں جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق اگرچہ کانگرسی حلقوں میں کامیابی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن نئی دہلی سے ۱۷ فروری کی اطلاع کے مطابق مسلمانوں کی طرف سے صاف الفاظ میں کہہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ کمیونل ایوارڈ منظور نہیں کر لیا جاتا۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے انقلاب پسندوں کے ایک گروہ کا سراغ لگایا ہے جس کا مقصد حکومت جاپان کا تختہ الٹنا تھا۔

اٹلی اور حبش کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے، روم سے ۱۴ فروری کی اطلاع کے مطابق اس میں اٹلی نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ننگے سر ہو کر اٹلی کے جھنڈے کو سلام کیا جائے۔ دس لاکھ پونڈ ہرجانہ ادا کیا جائے۔ نیز باقاعدہ معافی مانگی جائے اور یقین دلایا جائے کہ آئندہ ایسی حرکات نہ ہونگی۔

ایگزیکٹو کونسل پنجاب کے نائب صدر مسٹر بائڈ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس سے قبل اس عہدہ کے فرائض سر سکندر حیات خاں ادا کیا کرتے تھے۔

مجوزہ آئین میں گورنروں اور گورنر جنرل کے متعلق جو ہدایات جاری ہوئی ہیں۔ وہ لندن سے ۱۷ فروری کی اطلاع کے مطابق شائع ہو گئی ہیں۔ پارلیمنٹ میں ان ہدایات پر اس وقت تک بحث نہ ہوگی۔ جب تک کہ انڈیا بل پاس نہیں ہو جاتا۔

جماعت احمدیہ دہرم کوٹ بگہ کے خلاف پولیس کی عجیب سرگرمیاں

میں ۱۷ فروری کی شام کو جب دھرم کوٹ بگہ متصل بٹالہ پہنچا۔ تو اس گاؤں میں بٹالہ کی پولیس کے متعلق عجیب حالات معلوم ہوئے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ یہاں کئی دن سے ایک شخص عیسائی چوہڑوں کے ہاں ٹھہرا ہوا ہے۔ جو اپنے آپ سید بتاتا اور یہ کہتا ہے۔ کہ میں عیسائی ہونے کے لئے آیا ہوں۔ کھانا وہ عیسائیوں کے ہاں سے نہیں کھاتا۔ بلکہ اس نے اپنا باورچی رکھا ہوا ہے۔ اور کھانے پینے کا علیحدہ انتظام کر رکھا ہے۔ وہ کئی بار اس بات کی کوشش کر چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دہرم کوٹ کا کسی سے مناظرہ کرائے۔ ایک طرف تو اس کی یہ کوشش ہے۔ اور دوسری طرف معلوم ہوا۔ کہ بٹالہ کی پولیس اس کے متعلق کافی دلچسپی رکھتی ہے۔ چنانچہ میرے جانے سے ایک روز قبل کا واقعہ ہے۔ کہ بٹالہ سے متواتر چار کنسٹیبل یکے بعد دیگرے آئے۔ اور ہر ایک نے آکر دریافت کیا۔ کہ کیا یہاں کوئی مناظرہ ہونے والا ہے اور ایک پیر صاحب جو عیسائی ہونے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہاں ہیں۔ اور یہ پوچھ کر پنڈورے میں چلے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں چوکیداروں کو بھی یہ کہا گیا۔ کہ اگر کوئی مناظرہ ہو۔ تو فوراً بٹالہ اطلاع دیجائے یہ حالات مجھے بتائے ہی جا رہے تھے۔ کہ عشاء کے وقت اطلاع پہنچی۔ پولیس کی ایک بڑی جمعیت آگئی ہے۔ اور پولیس والے مجھے تلاش کر رہے ہیں یہ سن کر میں بازار میں گیا۔ تو دیکھا وہاں پولیس کی ایک گارد موجود ہے۔ سب انسپکٹر اور ہیڈ کنسٹیبل ساتھ ہیں۔ سب انسپکٹر صاحب نے مجھے علیحدہ لے جا کر پوچھا کیا یہاں کوئی مباحثہ ہے۔ یا آپ تقریر کریں گے۔ میں نے جب نفی میں جواب دیا۔ تو انہوں نے کوشش کی کہ میں ان کے ساتھ بٹالہ چلا جاؤں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ پولیس ایک گھنٹہ ٹھہر کر واپس چلی گئی۔

معلوم ہوتا ہے۔ پولیس کسی خاص مقصد کے لئے یہ تگ و دو کر رہی ہے۔ پنڈورے میں جو شخص ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ پولیس کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اور میں نے اسے قادیان میں پہلے سے دیکھا ہوا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دہرم کوٹ کے ایک معزز احمدی سے کسی اعلیٰ افسر کے دل میں رنجش ہے جس کے سلسلہ میں یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ شاید کوئی اور وجہ بھی ہو۔ ممکن ہے۔ ضلع گورداسپور کے دیگر مقامات کی احمدی جماعتوں کے متعلق بھی پولیس اسی قسم کی سرگرمیاں دکھا رہی ہو۔ اس لئے انہیں ہر ممکن احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ نقض امن اور فساد کے الزام کے نیچے نہ آ سکیں۔ (نامہ نگار)

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی